توحید کے انسانی معیشت پر اثرات

عبدالرحمن عزیز

کائنات میں ہر چیز اپنا اثر رکھتی ہے اسی طرح اسلام بھی جہاں گیا اور جس دل میں سمایا اس کی زندگی میں تغیرات بپا کرتا چلا گیا۔ انقلاب اور تبدیلی اس کی بنیادی روح ہے۔ مگر یہ تو سبھی مانتے ہیں کہ یہ انقلاب مثبت ہے منفی نہیں۔ تعمیری ہے اس میں تخریب نہیں۔ زمانہ ارتقاء سے آج تک کوئی صاحب بصیرت اس کی کسی بھی تبدیلی پر انگلی نہ اٹھا سکا۔ دیگر شعبہ حیات کی مانند اس نے معاشیات پہ کیا اثرات رونما ہونے۔ اور وہ کیا ہیں اسی کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم. اما بعد

پوری دنیا بالعموم اور تیسری دنیا بالخصوص معاشی بدحالی کا شکار ہے۔ انکے عوام غربت سے بھی نچلی سطح پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بچے بھوک اور مریض ادویات کی عدم دستیابی کی وجہ سے ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر جان، جانِ آفریں کے سپرد کر رہے ہیں۔ اور پرہنوں کے ننگ سے آسمان شرمارہا ہے۔ جبکہ انسان منڈیوں پر اجارہ داری قائم کرنے اور حصول زر کی خاطر غریبوں کا خون چوس رہے ہیں۔ جس سے امیر، امیر ترین اور غریب، غریب ترین بنتا جارہا ہے۔ اسی لئے اقبال نے کہا تھا:

سلطانی جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹادو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلادو

اور بین الاقوامی صورتحال اس سے بھی زیادہ بھیانک ہے۔ ایک ملک دوسرے کی منڈی پر اجارہ داری قائم کرنے، معدنی ذخائر پر قبضہ جمانے اور بحری تجارتی راستوں کو اپنے تصرف میں لانے کیلئے ہر طرح کے ناجائز ہتھکنڈے استعمال کئے جارہے ہیں۔ آج جنگیں میدانوں کی بجائے منڈیوں میں لڑی جارہی ہیں۔ بلکہ میدانی جنگوں کا اصل محرک بھی اقتصاد ہی دکھائی دیتی ہے۔ بیسویں صدی کی دو عظیم جنگیں جنہوں نے عالمی امن کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ کروڑوں انسانوں کی بستیاں کھنڈرات میں تبدیل ہوگئیں۔ اس کی وجہ اسکے علاوہ کچھ نہیں تھی کہ جرمنی یورپی منڈیوں پر اپنی اجارہ داری چاہتا تھا۔ جبکہ دوسرے ڈاکو یورپ کو اپنے باوا کی جاگیر سمجھتے تھے۔ موجودہ چین وامریکن کشمکش سرمائی واشتراکی نظاموں کی چپقلش ہے اور

چشم فرانسیس بھی دیکھ چکی انقلاب
جس سے دگر گوں ہوا مغربیوں کا جہاں

ان حالات سے نجات حاصل کرنے اور بندہ مزدور کے تلخ اوقات شیریں بنانے کیلئے مصیبت زدہ انسانیت نے بڑی جدوجہد کی سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکیت جیسے فلسفے وضع کئے.....لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی......اور پوری دنیا کی حالت بقول اقبالؒ

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات
کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ
دنیا ہے تیری منتظر روز مکافات

ایسی صورتحال میں انسانی معیشت کی ترقی کی ضمانت صرف وہ نظام دے سکتا ہے جس میں خودغرضی، مفاد پسندی اور اقتدار پرستی کیلئے کوئی گنجائش نہ ہو۔ جس میں غیر منصفانہ فوقیت دی گئی ہو، نہ کسی کو دبانے کی اجازت ہو۔ اور ایسا نظام وہی ذات بنا سکتی ہے جو فطرت انسانی کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ حاکم اور قادر مطلق بھی ہو۔

ان تمام خوبیوں کا حامل صرف ایک ہی نظام ہے ....اور وہ اسلام ہے۔ جسکا بنیادی پتھر توحید ہے کہ انسان خدا کو قادر و قیوم مان کر اپنی تمام خواہشات سے دستبردار ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کو واحد و یکتا تسلیم کرنے سے یہ بات مترشح ہوتی ہے۔ قانون ساز بھی وہی ہے۔ ان الحکم الا لله

سروری زیبا فقط اسی ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آزری

توحیدی نظام معیشت اقتصادی گرداب میں پھنسی ہوئی ناؤ انسانی کو ساحل پر لگانے والا لنگر ہے۔ اور قحط زدہ قوموں کیلئے آب حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ توحیدی نظام آج سے چودہ صدیاں قبل جب عالم ارضی میں ظہور پذیر ہوا تو غربت وافلاس کو حرف غلط کی طرح مٹادیا۔ اور عوام کو خوشحالی کی قبائیں پہنا کر پوری دنیا کیلئے قابل رشک بنادیا۔ توحیدی نظام کے دستور، معیشت پر اثرات اور اس کے محاسن کے

خلیفہ ہارون نے کہا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ بادل جس قطعہ ارضی پر بھی برسیں گے۔ بغداد کے (زکوۃ، صدقات، عشر، جزیہ اور خراج کی صورت میں) اس کی برکات سے محروم نہیں رہ سکتے۔ عالم اسلام میں گداگری کا خاتمہ ہوگیا۔ ایک سال زکوۃ لینے والا اگلے سال زکاۃ دینے والا بن گیا۔ جنگ وجہاد ہی کو جسے آج معاشی ناسور کہا جاتا ہے مسلمانوں کی معیشت کی مضبوطی کا سبب قرار دیا۔ فرمایا جعل رزقی تحت ظل رمحی.

چہرے سے نقاب کشائی کرنے سے قبل ان حالات کا تجزیہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جن میں اسلام ظہور پذیر ہوا۔

عرب کی کثیر تعداد بدوی اور خانہ بدوشی قبائل پر مشتمل تھی جو مویشیوں سے حاصل شدہ قلیل معیشت کے ساتھ مسلح لوٹ مار کا پیشہ اختیار کر لیتے۔ قبائل کے سردار انکی معاشی جدوجہد کے بیشتر ثمرات لے اڑتے۔ اور عرب عوام کا یہ حال تھا کہ پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے گوہ تک کا شکار کرتے تھے۔ ٹڈی دل آتے تو ٹڈیاں کھاتے۔ چھپکلیاں تک چٹ کر جاتے۔ مردہ جانوروں کے بدن سے ٹکرے کاٹ کر کھا لیتے۔ سرے سے حلال و حرام اور طیب و مکروہ کی تمیز ہی نہ تھی۔

معاشی پستیوں میں اس قدر گری ہوئی قوم کو حرکت میں لانا اور عظیم کارنامے سرانجام دینے کیلئے اٹھانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ لیکن آسلامی نظام معیشت نے اس کو تحت الثریٰ سے اٹھا کر ثریا کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے قدموں میں ڈھیر ہو گئے بلکہ پوری دنیا کے خزانوں کے منہ ان کے لئے کھل گئے۔ مسلمانوں کی جہانگیری کا اندازہ اس واقع سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ کہ ایک دفعہ طویل قحط سالی کے بعد گھٹا اٹھی تو بغداد کے لوگ خوشی سے باہر نکلے لیکن جب بادل بن برسے گزرنے لگے تو پریشان ہوگئے۔ خلیفہ ہارون نے کہا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ بادل جس قطعہ ارضی پر بھی برسیں گے۔ بغداد کے (زکوٰۃ، صدقات، عشر، جزیہ اور خراج کی صورت میں) اس کی برکات سے محروم نہیں رہ سکتے۔ عالم اسلام میں گداگری کا خاتمہ ہوگیا۔ ایک سال زکوٰۃ لینے والا اگلے سال زکاۃ دینے والا بن گیا۔ جنگ و جہاد ہی کو جسے آج معاشی ناسور کہا جاتا ہے مسلمانوں کی معیشت کی مضبوطی کا سبب قرار دیا۔ فرمایا

جعل رزقی تحت ظل رمحی.

گھروں سے اکھڑے ہوئے لوگ، تہی دست غلام، افاقہ مست بدو اور اللہ مست قسم کے نوجوان جب اسلام کے سایہ رحمت میں آئے تو انکے گھر، روزگار بلکہ سواری و نکاح تک کی تمام ضروریات پوری ہونے لگیں تو وہ خوشی سے جھوم جھوم یہ ترانہ پڑھنے لگے

هو الذی لايبقی فقرا اذا.
يعطی ولو كثر الانام وداموا

توحید نے سب سے پہلے نظام اقتصاد کو ظاہری اسباب کے ساتھ ساتھ روحانی اساس بھی فراہم کی۔ ظاہری اسباب کا دارومدار بھی اسی کو قرار دیا۔ جسے تزکیہ کہتے ہیں۔ مادی وسائل کو تزکیہ کے عمل سے گزرنے کے بعد ہی ان کی معنویت اور حقیقت میسر آتی ہے۔ اور ایمانی وسائل کی تقویت سے ہی مادی وسائل میں تقویت اور حسن پیدا ہوتا ہے۔ کہ جس طرح انسانوں کا حقیقی خالق اللہ تعالیٰ ہے اسی طرح انسانی معیشت کا کنٹرول بھی اسی کے قبضہ میں ہے۔ فرمایا وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقها۔ اور اللہ يبسط الرزق لمن يشآء ويقدر۔ بلکہ اسباب معیشت کا مالک اور تدبیر کار بھی وہی ہے۔ ء انتم تزرعونه ام نحن الزارعون... افرئيتم الماء الذی تشربون. ء انتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلون. توحید نے اسباب معیشت کو اللہ تعالیٰ کی مشئیت میں دیکر اس سے مانگنے کی تلقین فرمائی۔

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کا انحصار تین چیزوں پر ہوتا ہے۔ انسانوں کی ذہنی کیفیت معاشرتی ماحول اور نظام وحکومت۔

عقیدہ توحید نے علیحدہ علیحدہ تینوں کی مکمل اصلاح کی...... سب سے پہلے انسانوں کی ذہنی کیفیت تبدیل کی گئی۔ اس کے لیے اسلام نے تمدنی ماحول میں انسانی زندگی کا ملین سٹینڈر مکمل طور پر وضع کیا اس سے بڑھ کر مال جمع کرنے اور ہوس زر کو بے فائدہ باعث ہلاکت اور رزیل فعل کہا ہے۔ تا کہ اس کے بعد انسانی قوتیں اور صلاحیتیں معاشی چکر میں ضائع نہ ہو جائیں۔ بلکہ زندگی کے اصل منہج میں صرف ہوں۔ ہوس زر ہی وہ بیماری ہے جو کئی ایک معاشی امراض کا سبب اور محرک بنتی ہے۔ اور سرمایہ دارانہ نظام کی تباہ کاریاں اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ایک ملک دوسرے کی منڈی پر اجارہ داری قائم کرنے ، معدنی ذخائر پر قبضہ جمانے اور بحری تجارتی راستوں کو اپنے تصرف میں لانے کیلئے ہرطرح کے ناجائز ہتھکنڈے استعمال کئے جارہے ہیں۔ آج جنگیں میدانوں کی بجائے منڈیوں میں لڑی جارہی ہیں۔ بلکہ میدانی جنگوں کا اصل محرک بھی اقتصاد ہی دکھائی دیتی ہے

ہماری معیشت کا بیڑہ غرق ہونے کا ایک سب وہ کروڑوں کی دولت ہے جو ہر روز بازار حسن اور نائٹ کلبوں کی نذر ہو کر تباہ ہورہی ہے۔ زکوٰۃ، عشر، نظام صدقات، خراج جزیہ اور قانون وراثت و وصیت جاری کردیا۔ گردش دولت جسے معاشی ترقی کا اہم ستون قرار دیا جاتا ہے کا پورا پورا انتظام کردیا۔ اور ایک محدود حلقے میں سمٹی ہوئی دولت کی جھیلوں کے بند کاٹ کر غرباء کی طرف بہادی

عقیدہ توحید نے وحدت آدم کا درس دیا۔ تمام نوع انسانی کو ایک قوم اور بھائی بنا دیا۔ بازار میں اونچ نیچ ختم کر کے تمام کاروباری حقوق اور ترقی کے مواقع یکساں سب کو فراہم کئے۔ خاندانی وجاہت اور قومی اجارہ داری ختم کردی۔ محنت اور تقدیر کو ملا کر ترقی کو انکا مطیع کر دیا۔ فرمایا ان ليس للانسان الا ماسعی.

وہی ہے صاحب امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہر فردا۔

محنت کے بعد مسبب الاسباب پر بھروسہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ **فاذا عزمت فتوکل علیٰ اللہ۔ اللہ تعالیٰ** نے تمام اسباب کو مسخر کردیا۔ انسان کو ماسوائے اللہ سے بے نیاز کرکے اس کی عظمت بلند کردی۔ جس سے ہوس زر ختم ہوگیا۔ کہ اپنے ہی من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی۔

توحید نے **ان اللہ معنا** کا تصور ذہن نشین کرواکر توکل علیٰ اللہ کا درس دیا۔ جس سے انسان کی ہمت بلند ہوگئی تو معاشی حالات سے دلبرداشتہ اور مایوس ہونے کی تمام سبیلیں منقطع ہوگئیں۔

توحید نے تقویٰ کا کثیر الجہت اور وسیع المفہوم کلیہ انسان کے ذہن میں بٹھادیا۔ مادی وسائل کو حلال وحرام اور طیب وخبیث کے پیمانوں سے گزار کر نبی ﷺ نے بتادیا کہ خبائث انسان کے نفس امارہ کی تقویت کا باعث بنتے ہیں جبکہ طیبات نفس لوامہ کے خدمت گزار ہوتے ہیں۔ اس طرح رزق کا تعلق براہ راست تزکیہ نفس کے ساتھ جوڑ دیا۔ حقوق چھیننے کی بجائے ادائے حقوق کا جذبہ اجاگر ہوا۔ جسکے معیشت پر نہایت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔

توحید نے **ارحم من فی الارض یرحمک من فی السمآء** کا عظیم تصور دیکر آجر کے دل میں مزدور پر شفقت کا جذبہ پیدا کردیا۔ اور **ان کان ذوعسرۃ فنظرۃ الیٰ میسرۃ۔** کا حکم صادر فرماکر کاروباری افراد کے درمیان وہ تعلق استوار کیا کہ ایک دوسرے کیلئے آغوش محبت کھولنے لگے۔ مالک وحزارع اور غریب وامیر زمزم محبت سے پیاس بجھانے لگے۔ اور محمود وایاز ایک لائن میں صف بستہ نظر آئے۔ خوشگوار تعلقات سے ہی معیشت کا وجود ہے۔ گویا اسلام نے معیشت انسانی کو محض کاروبار کی بجائے ایک مقدس فرض کا درجہ دیا۔ ذہنی کیفیت کی تبدیلی کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابی نے گھوڑے کی قیمت تین صد مانگنے والے کو آٹھ سودی اور فرمایا تیرا گھوڑا قیمتی تھا۔ اور امام ابوحنیفہ نے صرف اس لئے بیع فسخ کرنے کا حکم دیا کہ غلام نے مال کا نقص نہیں بتایا تھا۔

عقیدہ توحید نے معاشرتی ماحول کی اصلاح اس طرح کی کہ ایک طرف **انما المومنون اخوۃ۔** فرماکر عالم اسلام کو ایک Brather Hood بنادیا۔ اور دوسری طرف ڈاکوؤں، لٹیروں اور قزاقوں کے دلوں میں **مالک یوم الدین** کا ڈر بٹھا کر عصمتوں کا محافظ، جان و مال کا نگہبان اور امن وامان کا پہرے دار بنادیا۔ ایک شخص دربار نبوت میں حاضر عرض کرنے لگا کیا اس دین کی قبولیت کے نتیجہ میں ہماری تجارتی شاہراہیں بند تو نہیں ہوجائیں گی؟ تجارتی رستوں کے محفوظ ہوجانے اور امن وامان کی ضمانت دی جاسکے گی؟ تو آپؐ نے جواس کے جواب میں فرمایا تاریخ نے دیکھا کہ ایک عورت صنعا سے حضرموت تک تنہا سفر کرتی ہے اور اس کو کسی راہزن کا خطرہ نہ محافظ کی ضرورت۔ ملک کا امن وامان معاشی ترقی میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ اور اسلام نے معاشی ترقی کے اس راز سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

اسلام نے ذہنیت تبدیل کرنے اور پرامن ماحول پیدا کرنے کیلئے ایک کامل دستور اور نظام وضع کیا........ سب سے پہلے حاکم وقت کو **امرھم شوریٰ بینھم۔** کا حکم صادر فرماکر عوام کی رائے کا پابند کیا۔ عوام اور حکومت کی باہمی کشمکش ختم ہوگئی۔ خزانے کو قومی ملکیت قرار دیا۔ عدل و انصاف، مساوات اور .V.I.P کلچر ختم کرکے معیشت کو مضبوط فصیلیں مہیا کرنا اسلامی حکومت کا فرض قرار دیا۔ اسی لئے نبی اکرم ﷺ گاہے بگاہے خود بازار تشریف لے جاتے۔

معیشت کا انحصار دولت پر ہے۔ زر کی حفاظت کے بغیر معیشت کا توازن برقرار رکھنا ناممکن ہے اس لئے اسلام نے حفاظت زر کا مکمل انتظام کیا۔ اور ارشاد فرمایا **لاتبزروا تبزیرا۔** اور **انما الخمر والمیسر والانصاب ولازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ.....** فضول خرچی اور قمار بازی کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ اور ہماری معیشت کا بیڑہ غرق ہونے کا ایک سبب وہ کروڑوں کی دولت ہے جو ہر روز بازار حسن اور نائٹ کلبوں کی نذر ہوکر تباہ ہورہی ہے۔ زکوٰۃ، عشر، نظام صدقات، خراج جزیہ اور قانون وراثت و وصیت جاری کردیا۔ گردش دولت جسے معاشی ترقی کا اہم ستون قرار دیا جاتا ہے کا پورا پورا انتظام کردیا۔ اور ایک محدود حلقے میں سمٹی ہوئی دولت کی جھیلوں کے بند کاٹ کر غرباء کی طرف بہادی۔ جس غریب طبقہ بھی روح کا زندگی سے ناطہ قائم رکھنے کے قابل ہوا ہے۔ **لایکون دولۃ بین الاغنیاء منکم** فرماکر ارتکاز دولت اور'' **لایحتقر الا الخاطی** فرماکر ذخیرہ اندوزی جیسی لعنتوں کا خاتمہ کردیا۔ اور عقیدہ توحید نے ان پر **ان اللہ کان علیکم رقیبا** کا پہرہ بٹھادیا۔

سود معیشت کیلئے سم قاتل ہے۔ قبل از پیدائش پاکستانی بچے کا اور سعودی عرب امیر ملک کا مقروض ہوا اس کے خطرناک ہونے کی دلیل ہے۔

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے سود ایک کا لاکھ کیلئے مرگ مفاجات

اسی لئے اسلام نے سخت ترین الفاظ میں رکنے کا حکم فرمایا ہے۔ **یایھا الذین آمنوا اتقوااللہ وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنین. فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔** توحید نے **ان اللہ علیم بذات الصدور ۔** کا عقیدہ ذہن نشین کرواکر دھوکہ باز ذہنیت ختم کردی اور خیانت کو حرام قرار دیدیا۔ فرمایا **اوفوا الکیل والمیزان بالقسط۔**

اسلام نے صرف کاروبار کو جائز قرار دیا جس میں فریقین کا فائدہ تھا۔ جس میں ایک فریق کے نقصان کا خدشہ ہوا۔ اور ان تمام اقسام کاروبار کو حرف غلط کی طرح مٹادیا۔ جو معیشت پر برے اثرات مرتب کرتی تھیں۔

اسلام کا نظام معیشت عدل اجتماعی پر مبنی ہے۔ دنیا اسکا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکی کہ مسلم تجار جس ملک میں بھی گئے لوگ نظام معیشت کو دیکھ کر دھڑا دھڑ مسلمان ہونے لگے۔

اور آج بدحالی کے اس دور میں بچاؤ کا راستہ صرف نظام توحید ہے اسی سے جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون ختم ہوگا۔ اخوت ومساوات عام ہوگی اور مزدور کے تلخ اوقات مٹ جائیں گے۔

وماتوفیقی الا باللہ